آدرش بُک پبلشرز کا

قیمت ۱ر

ن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

فیشن ایبل وائف کے گانے

گانا نمبر ۱

بنگال کے بابو پیتے ہیں بمبئی کے مسٹر پیتے ہیں
پینے کی بھی عادت ایسی ہے سب لوگ برابر پیتے ہیں
فوٹ پاتھ پر سونے والوں کا اسطرح گذارا ہوتا ہے
سردی کی بھیانک راتوں میں سگریٹ کا سہارا ہوتا ہے
جب دل کا چین اُڑ جاتا ہے ہر درد گوارا ہوتا ہے
اور نیند کی ماری آنکھوں میں پریوں کا اشارہ ہوتا ہے
سینوں میں جو یہ دوڑتے ہیں گردش میں ستارہ ہوتا ہے
بے وقت ستاتے ہیں کھٹمل کیا سخت نظارا ہوتا ہے
ویسے میں جو پاکٹ خالی ہو تو ٹکڑے جلا کر پیتے ہیں

پینے کی بھی عادت

لن پانچو پچیس چلتا ہے یہاں چار مینارا چلتا ہے
اُس طرف جو موٹر چلتی ہے تو اِدھر کینسٹرا چلتا ہے
گلے ہو یا ریڈ اینڈ وائٹ ہر سگریٹ ہمارا چلتا ہے
بنجی کی طرح بیساکھی ڈی بکس بیچارا چلتا ہے
بلیک اور کیپسٹن کا کیا خوب ستارا چلتا ہے
کے صدقے میں یارو اپنا بھی گذارا چلتا ہے
جگوا انہیں اچھا رکھے جو سب کو پلا کر پیتے ہیں

پینے کی بھی عادت

کوئی ہے اُس کے سر سے لاکھوں ہی بلائیں ٹل جائیں
نغوں کی طرح لہرا گئے دھواں دل والے دیکھیں یہ مچل جائیں
سگریٹ کے بدلے بھی کیٹ میں رکتے ہوئے کام نکل جائیں
بیں محبت آجائے دشمن کے ارادے بدل جائیں
کمبن طبیعت ہے جنکی وہ لوگ پئیں تو پھسل جائیں
بابو سنبھل کر سگریٹ لگانا ایسا نہ ہو مونچھیں جل جائیں

ہوشیار وہ ہیں جو سگریٹ کو نلکی میں لگا کر پیتے ہیں
پینے کی بھی عادت

گانا نمبر ۲: بدل رہی زمیں بدل رہا ہے آسماں
بدل رہی ہوائیں اور بدل رہا جہاں
بہنو! تمہارے سامنے بڑا سوال ہے
فیشن کے بھوت کا تمہیں خیال ہے
گھونگھٹ نکال کے جو تم یوں ادھ ننگی رہیں
کاجل نین میں ڈال پھول سی کھلی رہیں
نائیلون کی ساڑیوں میں تن ابھارتی رہیں
فیشن پریڈ میں عمر گزارتی رہیں
مٹ جائیں گے یہ رنگ اور یہ جاتیاں تمام
جو تم نہ تھام لوگی آج وقت کی لگام
بہنو! تمہارے کندھوں پہ غضب کا بار ہے
سوچو دھرم کی، دیش کی تمہیں پکار ہے
جاگو بھوش کی ماتاؤ، جاگو دھرتی کی سیتاؤ
جاگو قرآن اور گیتاؤ

مردوں کے فیصلوں کا تو وہی پرانا ڈھنگ
داسی بنا کے ہم کو رکھنا چاہتے ہیں سنگ
عادت پرانی مردوں کی کبھی نہ جائے گی
تہذیب انکی ہے، انہیں یہی سکھائے گی
بس ہم سے تو انہیں رنگیلا پیار چاہیئے
تجھے پوچھنے کا بھی نہیں ادھیکار چاہیئے
پردہ ہٹاؤ بھرم کا یہ شرم چھوڑ دو
عورت پہ جو ستم کرے وہ دھرم چھوڑ دو
مردوں کے کارناموں کے الٹے ہیں رنگ ڈھنگ
مردوں کے ہاتھوں سے سدا ہی ہوتے آئے جنگ
یہ جنگ اب نہ ہوں، نہ ظلم ہو، کہیں ہو زور
بس آج اپنے ہاتھ میں لو ان کی باگ ڈور

جاگو شانتی کی اوتاری، جاگو شاسن کی ادھیکاری
جاگو گمبھیر کی سنناری

وگیان کا انہیں ہوا بڑا گمان ہے
مانا کہ چندر لوک میں گیا وِمان ہے
ایٹم بنانے والوں کو نہ اتنا دھیان ہے
ایٹم ہی بھڑا ہوا ان کا مکان ہے
راکٹ بنا کے سمجھے ـ ترقی ہو گئی
ر ایسا بنت کی نیو آج بکی ہو گئی
دن رات جھوٹے خواب میں ہی جھومتے ہیں
ہونا کیا چاہئے، یہ بات بھولتے ہیں یہ
اپنی گرہستی چھوڑ جانے گھومتے کدھر
سارے جہاں کا بس انہیں کو ہے لگا فکر
طاقت بٹورنے کا ہے انہیں بڑا نشہ
اس کھینچ تان میں نہ ہو سبھی کی دُردشا
جاگو ہے گیان کی بالاؤ ـ جاگو روجی ہے بالاؤر
جاگو جوہر کی جوالاؤر

گانا نمبر ۳: ـ بچپن سے آزادی آئی، فیشن کی شہزادی آئی
اونچی ایڑی، بکھرے بال، لولی لولی چال
وہ لد گئے لوگ پرانے اب آئے نئے زمانے
یہ رنگ بدلتی نئی ہوائیں گا ہیں نئے ترانے
وہ بیت گئے افسانے، اب گیت ہیں نئے بنانے
ساڑی اور سلوار بلبل کر، فراک پینٹ پہنانے
جھٹ سے بال کرو یہ ڈاؤن یہ میڈم جھٹ سے پہنو گاؤن
میڈم ... ہم ... بچپن سے آزادی آئی
یہ گھر کی جھنجھٹ بنا گو ـ پکنک کے لئے کہیں بھاگو
بندھن کی کڑیاں توڑ پھوڑ ـ دھرتی کی بیڑیاں جاگو
میک اپ ہر وقت سنبھالو ـ شیشہ ہر بار نکالو
ان لاج بھری دو آنکھوں پر اک کالا چشمہ ڈالا

میڈم منہ میں ہو سگریٹ، گھلائے آزادی کا گیت
میڈم ..... ہم ..... پچھم سے آزادی آئی
ہونٹوں پہ لگا کر لالی باتوں پہ چڑھا کر جالی
ناخن بڑھا کر سینٹر جھٹ پٹ ڈھونڈو اپنا مسٹر
کھو جاؤ ڈانس میں، ہائے رومالس میں مست بہاروں سے یہ آئی ہے
بنکے فیشن ایبل وائف نیلا دو آج کیسی لائف
بن کے فیشن ایبل وائف — پچھم سے آزادی

گانا سکھ

ہو نردوں کے سائیں بابا میرے گوسائیں بابا۔ آئے ہم تیرے دربار میں
ہو سائیں آئے ہم تیرے دربار میں
دور دور سے تیرے درشن کرنے آئے نر ناری
کلجگ کے اوتاری بابا تم ہو بڑے چمتکاری
تیرا سنگھاسن تیرا آسن تیرا نرالا
تیرے در پہ جو آ جاتا کبھی نہ لگتا تالا
تو ہے دیالو داتا۔ سب جگ تیرے گن گاتا
تجھ سا نہ کوئی سنسار میں — ہو
ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب سے تیرا ناطہ ہے
تیرے دوار پہ آ کر کوئی خالی ہاتھ نہ جاتا ہے
دین دھرم کی رکھشا کرنے دھونی تیری جلتی
تیری دعائیں جنکے ساتھ ہوں انکی بلائیں ٹلتیں
تیری شرن جو آتا۔ تو ہے جس کا داتا
نیا نہ ڈوبے منجدھار میں — ہو
نردھن کو دھن نربل کو بل دان تو ہی کرنے والا
اندھوں کو آنکھیں، گونگوں میں زبان تو ہی بھرنے والا
لولے لنگڑے تیری آس لگا کر پاس تیرے جب آئے
تیری کرپا سے ایسے رونق کیا مہا روگ مٹ جاتے
کانٹے بھی تجھ کو پیار کریں۔ پھولوں سے بھی دکھ دور سے
سبھی گنتے ہیں تیرے ہار میں

ہو سائیں آئے ہم تیرے دربار میں
شرڈی کے سائیں بابا ہمرے گر سائیں بابا ۔ آئے ہم تیرے دربار میں

گانا نمبر ۵

جھومو رے جھومنے کے دن آئے ۔ پھولوں کو چومنے کے دن آئے
زندگی کے مزے سُر لے لے لو
گُنتلی میا گُنتلی میا سب چپی للا بالو
دُنیا کرے ٹھٹولی ۔ دُنیا کو مارو گولی
ہم مستوں کی ٹولی ۔ کلیوں سے بھرے جھولی
بولیں گٹ پٹ بولی ۔ آئے ہیں غضب گوری کھیا ۔ گنتلی میا —
دریا اچھالا مارے ۔ جھنک تورے کنارے
دن میں دکھائے تارے ۔ کبھی نہ جوانی ہارے
سر پا کسی کو مارے ۔ اسی کے سہارے پیارے ہم ۔ گنتلی میا —
اکھیاں پھڑک گئیں ۔ بجلی سرک گئی
دھرتی دھڑک گئی ۔ دُنیا بھڑک گئی
کھوپڑی تڑک گئی ۔ اُلٹی سڑک گئی ہا ۔ گنتلی میا —

گانا نمبر ۶ : سڑک پیار کی کہ سڑک بڑی ہے سر تو ہے بازار میں
اگر پار کرنا ہو بیٹھو دل کی موٹر کار میں
سنبھل سنبھل چل موڑ موڑ پر ایکسیڈنٹ کا ڈر ہے
کہیں پولیس والا نہ لکھ لے جو تیرا نمبر ہے
دل والو بدنام نہ ہونا چھوٹے موٹے سرکار میں — سڑک —
پیار کا نسوا مہنگا پڑے گا سوچ سمجھ کر بڑھنا
روپیہ جو بیٹ لیلیٰ مجنوں سب کی کتابیں پڑھنا
کھاتے ہی کو نفع سمجھنے پیار کے کاروبار میں ۔ سڑک —
پیچھا اگر لگے کرنے جو دشمن دُنیا والے
چور لٹیرے ڈاکو آگے آکر دھول اُچھالیں
"تو دبائے ایکسیلیٹر دُگنی تگنی کی رفتار میں — سڑک —

گانا نمبر ۷ : جیون پتھ میں ہے کہاں ، تھک مجھے آرام
چلنا ہی ہے زندگی رُکنا موت کا نام

چلتا چل چلتا چل تو چلتا چل تو چلتا چل
دھوپ ہو یا چھاؤں ہو، دور تیرا گاؤں ہو
چاہے تھکے پاؤں ہوں — چلتا چل
یہ پھول اور یہ کانٹے، مالک نے برابر بانٹے
پھولوں کا باغ لگانا تو کانٹوں سے کبھی نہ ٹل — چلتا چل
مت مانگ دیا کی بھکشا۔ یہ تیری اگنی پریکشا
اس جگ جیون کی جوالا میں تو کندن بن کے نکل — چلتا چل
مت گنوا انکھین کے موتی — سچ کی چمکے گی جیوتی
ہر دم سورج کو نہ ڈھک سکا۔ اُڑتا پھرتا بادل — چلتا
اک دن دکھ درد ٹلیں گے۔ تیرے سکھ کے دیپ جلیں گے
اک دن ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے۔ دنیا کے کپٹ اور چھل — چلتا
دکھیوں کے ساتھ چل دکھڑے، ٹھکرا چاندی کے ٹکڑے
ستہ صداقت بڑے، اگر تو یہ پرا، تو ان پہ رہنا اٹل — چلتا
منزل ہے اگر تجھے پانی۔ دے پرانوں کی قربانی
اپنی سچائی کے بل سے جھوٹے قانون بدل — چلتا

گانا نمبر ۸ سادہ جیون اونچے خیال سے دیش تھا یہ خیال
فیشن کے تیلوں نے دیکھو اسے کیا برباد
اوپر سے اجلے بھیتر سے کالے ہمیں سمجھائے رہے
فیشن کے اندھے دنیا میں دیکھو پگ پگ ٹھوکر کھائے رہے
باہر کی جھوٹی چمک دمک پر آنکھیں سب کی چندھیالی
من کا میل چھڑانے کے بدلے کپڑوں کی کرتے صفائی
ترک بھڑک میں ماتا پتا کی دولت تو دیکھو لٹائے رہے
اصلی ہے سستا نقلی ہے مہنگا آیا ہے کیسا زمانہ۔ فیشن
سونے کے بدلے دنیا کو دیکھو پیتل سے بھرنی خزانہ
اندھیارے کو یہ سمجھیں اجالا۔ اپنے تن میں کوئی کھائے رہے
فیشن رہے

گانا نمبر ۹: تم مجھ کو کیا رشتے سمجھے ہو دھرم کی ان دوکانوں پر
انسانوں کو جو سمجھے اچھوت لعنت ایسے انسانوں پر

یہ بھی تو انسان، دیش کی سنتان، پھر ان سے رکھنے چھوا چھات کیوں
تم پوتر ہم اچھوت کیوں

یہ توں اگن گگن سبھی کے واسطے۔ پھر بھی کیوں الگ الگ ہمارے راستے
ان کو چھونا پاپ ہے یہ کیا کمال ہے۔ انکا بھی تو اپنے جیسا خون لال ہے
ان کو تو پہچان! انہیں وہی جان۔ پھر ان سے —
انکی کبھا کہ تلک لگایا شام نے۔ انکی شبری کے جھوٹھے بیر رام نے
انکیلئے تڑپ اٹھی گاندھی کی آتما۔ ان کو گلے لگا کے وہ بنے مہاتما
مان یا نہ مان، انہیں ہے بھگوان۔ پھر ان سے —
تم جھوٹے موٹھے ہی رنجھ رہے ہو، پتھر کے بھگوانوں پر
نفرت کے تیر چلاتے ہو تم ان غریب انسانوں پر
تم تیرسکار کا نمک چھڑکتے، ان گھائل پرانوں پر
ان کے مردے نہ جلنے دیتے تم اپنے شمشانوں پر
جو انہیں ذلت کہے، گھرنا کرے تو تھو ایسے ودوانوں پر
جو انہیں شودر کہے، ٹھکرائے، دھتکارے ایسے پرانوں پر
یہ ہیں بے زبان، بھگوان کے مہمان۔ پھر ان
یہ بھی تو انسان۔ دیش کی سنتان۔ پھر بھی رکھنے چھوا چھات کیوں
تم پوتر ہم اچھوت کیوں

اونچ نیچ کا یہ بھید بھاؤ چھوڑ کے۔ ہم رہیں گے آج یہ دیوار توڑ کے
جس کے دوار بند ہیں آس رام کی قسم۔ اب نہ کر سکے گا ہم پہ ستم
چل پڑا جہان گاندھی کا لے وردان۔ پھر ہم سے —
بدل گئی یہ قدرت کیوں، ہمسے ایسی نفرت کیوں
چھوٹے بڑے سمجھنے والی۔ پڑ رہتی جاتی عبادت کیوں
رام کے مندر میں جا سکتا چوہا۔ بلی۔ کوا
پر پیڑھی بھی چھو نہ سکتا یہ انسان کا بیٹا
ہم پاپی اور تم دھرمی کیوں۔ اسکا ہمیں جواب دو
ہم سیوک اور تم سوامی کیوں، اسکا ہمیں جواب دو
ہم پتھر اور تم موتی کیوں، اسکا ہمیں جواب دو
ہم اچھوت اور تم پوتر کیوں، اسکا ہمیں جواب دو۔ جواب دو۔ جواب دو
رہم بھی تو انسان

ختم شد

(الہ آباد پریس دہلی)